بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

داڑھی کی شرعی حد کم از کم ایک مشت ہے اس سے کم رکھنا جائز نہیں، اسی طرح ایک مشت سے زائد داڑھی رکھنا بعض علماءِ کرام کے نزدیک واجب ہے، کیونکہ حدیث شریف میں "اعفوا اللحیٰ" کے الفاظ میں حکم مذکور ہے، جن کا مقتضیٰ یہ ہے کہ مطلقاً داڑھی بڑھانا واجب ہے، بعض علماءِ کرام کے نزدیک مکروہ ہے، جب کہ اکثر علماءِ کرام کے نزدیک ایک مشت سے زائد داڑھی نہ رکھنا مباح ہے، اور سنت بھی یہی ہے کہ ایک مشت سے زائد داڑھی کاٹ لی جائے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابۂ کرام کے تعامل سے یہی ثابت ہے، چنانچہ امام بخاری رحمہ اللہ اپنی کتاب بخاری شریف میں حدیث نقل فرماتے ہیں کہ:

"حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مشرکین کی مخالفت کرو، داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں کٹاؤ، ابنِ عمر رضی اللہ عنہما جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی کو مشت میں لیکر زائد مقدار کو کاٹ لیتے تھے"

لہذا بہتر یہی ہے کہ ایک مشت رکھیں، بہت زیادہ لمبی داڑھی رکھنا مناسب نہیں، اس سے احتراز کریں، تاہم لوگوں کو بھی چاہئے کہ آپ کے اس عمل پر ہرگز طعن وتشنیع نہ کریں۔ (مأخذہ جواہر الفقہ ۲/۴۴۴ ومأخذہ تبویب ۱۲/۹۰۵)

فی البخاری :

عن ابن عمر رضی اللہ عنهما عن النبی صلی الله عليه وسلم قال خالفوا المشركين ووفروا اللحیٰ واحفوا الشوارب ، وكان ابن عمر اذا حج أو اعتمر قبض على لحيته فما فضل أخذه.

وفی الهندية (۵ / ۳۶۹) :

والقص سنة فيها وهو أن يقبض الرجل لحيته فان زاد منها علیٰ قبضة قطعه كذا ذكر محمد رحمه الله فی كتاب الآثار عن أبی حنيفة رحمه الله وقال به نأخذ كذا فی محيط السرخسی.

وفی رد المحتار (۲ / ۱۲۳) :

وماوراء ذلک (یعنی القبضة) يجب قطعه هكذا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه كان يأخذ من اللحية من طولها وعرضها ... ثم قال مااستدل به صاحب النهاية لايدل على الوجوب لما صرح به فی البحر وغيره وهو سنة يعنی جواز الأخذ فوق القبضة لادونها. واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد طلحہ اقبال عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲۳/جمادی الاولیٰ ۱۴۳۲ھ

۲۸/اپریل ۲۰۱۱ء

الجواب صحیح

محمد عبد المنان عفی عنہ

۲۴/۵/۱۴۳۲ھ

نائب مفتی

دار الافتاء

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

داڑھی سے متعلق جتنی بھی احادیث طیبہ موجود ہیں ان سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ داڑھی رکھنا اور اس کو بڑھانا واجب ہے، اس کا منڈوانا اور ایک مشت سے کم کٹوانا ناجائز ہے، چنانچہ بخاری شریف میں حدیث موجود ہے کہ:

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مشرکین کی مخالفت کرو، داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں کٹاؤ"

اسی طرح مسلم شریف کی روایت ہے کہ:

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دس چیزیں فطرت میں سے ہیں، مونچھیں کاٹنا اور داڑھی بڑھانا"

چنانچہ ان احادیث میں سے پہلی حدیث سے دو باتیں معلوم ہوتی ہیں، ایک تو یہ ہے کہ داڑھی بڑھانا واجب ہے، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا صریح حکم دیا ہے، دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ داڑھی بڑھانے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کا قومی شعار اور علامت قرار دیا ہے، جو کہ ان کی ہیئت کو مشرکین کی ہیئت سے ممتاز کرتی ہے۔

اسی طرح علامہ نووی رحمہ اللہ اپنی کتاب شرح مسلم میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

"اعفاء لحیہ کا معنیٰ داڑھی بڑھانا ہے، اور دوسری روایت میں مذکور "أوفو" کا یہی معنیٰ ہے، فرس (مجوسیوں) کی عادت داڑھی کاٹنا تھی پس شریعت نے اس سے منع کر دیا ہے"

خلاصہ یہ ہے کہ احادیثِ طیبہ میں داڑھی بڑھانے کی تاکید آئی ہے، تمام فقہاءِ اسلام اور ائمۂ اربعہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ایک مشت سے کم داڑھی رکھنا جائز نہیں، امت میں کسی فقیہ یا مجتہد نے ایک مشت سے کم کرنے کو جائز قرار نہیں دیا ہے، البتہ ایک مشت سے زائد داڑھی کے بالوں کا کترنا سنت ہے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضراتِ صحابۂ کرام کے تعامل سے یہی ثابت ہے، ایک مشت سے کم کاٹنا کسی دلیلِ شرعی سے ثابت نہیں، لہٰذا داڑھی کو ایک مشت ہونے سے پہلے کاٹنا رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی نافرمانی اور شعائرِ اسلام کی خلاف ورزی ہے۔ البتہ داڑھی بالکل نہ رکھنا زیادہ اشد ہے، کیونکہ چھوٹی داڑھی رکھنے والا شخص بآسانی سنت کے مطابق داڑھی رکھ سکتا ہے۔

(مأخذہ تبویب ۲۶/۵۶۹ و ۱۲/۹۰۵ و مأخذہ البلاغ جلد ۲ شمارہ نمبر ۳ داڑھی کی مقدار کی تحقیق)

فی البخاری (۲ / ۸۷۵):

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خالفوا المشرکین ووفروا اللحیٰ وأحفوا الشوارب، وکان ابن عمر اذا حج أو اعتمر قبض علیٰ لحیتہ فما فضل أخذہ.

(جاری ہے) ......

و فی مسلم :

عن عائشة رضی الله عنها قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عشر من الفطرة قص الشارب واعفاء اللحیة .

وفیه أیضاً :

عن أبی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم جزوا الشوارب وأرخوا اللحیٰ خالفوا المجوس .

و فی المنهل العذب المورود (۱ / ۱۸۴) :

فلذلک کان حلق اللحیة محرما عند أئمة المسلمین المجتهدین أبی حنیفة ومالک والشافعی وأحمد رحمهم الله تعالیٰ وغیرهم .

وفی جامع الترمذی (۲ / ۱۰۵) :

أن النبی صلی الله علیه وسلم کان یاخذ من اللحیة من طولها وعرضها .

﴿۲﴾...... اگر کوئی شخص فرنچ اسٹائل میں یا خلافِ سنت کسی بھی طریقہ پر داڑھی رکھے تو اس کا یہ عمل شریعت کے مطابق نہیں، تاہم اس انداز سے اگر اُس کا مقصد داڑھی یا حکمِ شرعی کا مذاق اُڑانا نہ ہو تو محض اس بنیاد پر اس کو کافر قرار دینا بھی ہرگز جائز نہیں ہے، اس طرح کے حکم لگانے سے ہر آدمی کو اجتناب کرنا لازم ہے۔

واضح رہے کہ ہمیں اپنے ہر عمل کو کسی مخصوص قوم کے طریقہ پر رکھنے کے بجائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر انجام دینے کی فکر کرنی چاہئے، اسی میں ہماری نجات ہے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد طلحہ اقبال عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

یکم جمادی الثانی ۱۴۳۲ھ

الجواب صحیح
احمد یوسف غفر اللہ
۱۴۳۲/۶/۱ھ

الجواب صحیح
محمد عبدالمنان عفی عنہ
۱۴۳۲/۶/۱

۵/مئی ۲۰۱۱ء

دارالافتاء
۱۳۵۵/۸۶
۳۲/۶/۱

مفتی

نائب مفتی